بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۱۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی — یوم سہ شنبہ

جلد ۳۰ | ۱۷ ماہ امان ۱۳۲۱ ہش | ۲۹ ماہ صفر ۱۳۶۱ھ | ۱۷ ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۶۳

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہونی چاہئے

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ ماہ امان ۱۳۲۱ ہش۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو آج سر درد کی شکایت رہی۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے اچھی ہے۔ مگر آج آپ کو نزلہ اور سر درد کی شکایت رہی۔ احباب دعائے صحت کریں۔

سیدہ ام وسیم احمد صاحب حرم ثالث حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے الحمد للہ۔

سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کے متعلق لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ گو خدا کے فضل سے بخار ٹوٹ چکا ہے۔ مگر ابھی کچھ ورم باقی ہے۔ اور کمزوری بھی ہے احباب انکی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے کل بعد نماز مغرب مسجد محلہ دار العلوم میں دار الشیوخ کے یتامیٰ کے

(باقی دیکھیں صفحہ ۲)

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۲۹ ماہ صفر ۱۳۶۱ھ

پنجاب اسمبلی میں دو اصلاحی بلوں کی مخالفت

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار "اہلحدیث" (۱۳ مارچ) میں دو اصلاحی بلوں کا جو پنجاب اسمبلی میں پیش ہوئے۔ ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"پہلے بل کا مضمون یہ تھا۔ کہ بیاہ شادی کے موقعہ پر رقاصہ یا بازاری عورتوں کا ناچ نہ کرایا جائے۔ نیز شادی غمی کی تقریب میں شراب نہ پلائی جائے وغیرہ۔ دوسرا بل یہ تھا۔ کہ خانقاہوں پر باجہ کے ساتھ عورتوں کا گانا۔ یا ناچنا جرم قرار دیا جائے"

اس کے بعد لکھا ہے:-

"پہلے بل کی مخالفت کرتے ہوئے باجی رشیدہ لطیف (مسلم خاتون ممبر اسمبلی) نے کہا کہ مسلمانوں کا مکمل نظام معاشرت موجود ہے قرآن کے ہوتے ہوئے انہیں کسی مجلسی اصلاح کے قانون کی ضرورت نہیں"

مخالفت کی اس بنیاد کو مولوی صاحب نے غلط قرار دیتے ہوئے دریافت کیا ہے:-

"ہم باجی صاحبہ سے پوچھتے ہیں کہ کیا قرآن مجید میں ہر جرم اور بدی کی سزا کا قانون نہیں ہے۔ پھر کیا مسلمان ان برائیوں سے باز آ گئے ہیں۔ شرعی احکام کے ساتھ سیاست کی ضرورت نہیں ہے؟"

مطلب یہ کہ قرآن کریم کی موجودگی کے باوجود ایسے نظام کی ضرورت ہے۔ جو شرعی احکام کی پابندی کرائے۔ اور ایسا نظام یہ ہے کہ ایک غیر مسلم حکومت کے ذریعہ ایسا قانون پاس کرایا جائے۔ کہ جو اس کی خلاف ورزی کرے۔ اسے حکومت کی عدالتوں سے سزا دلائی جائے۔

اگر مولوی صاحب کی یہ دلیل اپنے اندر معقولیت رکھتی ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں ان کے نزدیک کسی کا یہ کہنا کہ قرآن کے ہوتے انہیں کسی مجلسی قانون کی ضرورت نہیں۔ درست نہیں ہے۔ تو ہم اس سے بہت زیادہ اہم معاملہ کی طرف ان کی توجہ مبذول کراتے ہوئے پوچھتے ہیں۔ کہ جب ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی مذہبی۔ معاشرتی۔ تمدنی اور مجلسی اصلاح کے لئے ایک ایسے مصلح کی ضرورت ہے جسے خدا تعالیٰ اصلاح خلق کے لئے اپنی طرف سے مبعوث کرے۔ اور صحیح اسلامی تعلیم سے آگاہ کرے۔ تو کیوں یہ کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں کو اب کسی ایسے مصلح کی ضرورت نہیں۔ اور نہ اب کوئی ایسا مصلح آسکتا ہے۔ کیونکہ شریعت اسلام مکمل ہو چکی ہے۔ اور قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے سب باتیں بیان کر دی ہیں۔

اس کے جواب میں ہماری طرف سے بھی وہی کہا جاتا ہے۔ جو مولوی ثناء اللہ صاحب نے باجی رشیدہ لطیف کے جواب میں کہا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ عمدہ اور معقول رنگ میں کہا جاتا ہے۔ کہ بے شک قرآن کریم مکمل کتاب ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اس میں روحانی اور دنیاوی ترقی کے تمام گر بیان فرما دیئے ہیں۔ لیکن مسلمان چونکہ روحانی اور دنیاوی دونوں لحاظ سے بالکل تحت الثریٰ میں پڑے ہوئے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسا انتظام ہو جس کے ماتحت مسلمان قرآن کریم کے احکام سے آگاہ ہو کر ان پر عمل کرنے لگ جائیں۔ اور وہ انتظام یہی ہے کہ خدا تعالیٰ اپنا مامور بھیجے۔ اور اس کے ذریعہ نشانات دکھائے۔ تاکہ لوگوں کو خدا تعالیٰ پر سچا اور کامل ایمان حاصل ہو۔ اور اس کے احکام پر پوری طرح عمل کریں۔

ظاہر ہے۔ کہ یہ نہایت معقول اور عقل و فکر کے عین مطابق بات ہے۔ اور بالکل اسی رنگ میں ہے۔ جو مولوی ثناء اللہ صاحب نے باجی رشیدہ لطیف کے مقابلہ میں اختیار کیا۔ مگر افسوس کہ نہ صرف اس طرف کوئی توجہ نہیں کی جاتی۔ بلکہ سخت مخالفت کی جاتی ہے۔ اور یہی کہا جاتا ہے۔ کہ قرآن کے بعد کسی مامور من اللہ کی ضرورت نہیں ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب سے تو توقع نہیں۔ کہ اپنی پیش کردہ دلیل پر اس وقت بھی سنجیدگی سے غور کر سکیں۔ جب وہ مسلمانوں کی ہر رنگ کی اصلاح کے لئے کسی مامور من اللہ کے مبعوث ہونے کی ضرورت ثابت کرتے ہوئے پیش کی جائے۔ لیکن غیر متعصب اور سمجھدار مسلمان اس سے ضرور فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ دیکھ سکتے ہیں۔ کہ جب قرآن کریم کے ہوتے ہوئے انہیں اپنی مذہبی اور مجلسی اصلاح کی خاطر ایک غیر مسلم حکومت کے نظام کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت لاحق ہو رہی ہے۔ حالانکہ ضروری نہیں کہ اس قسم کا نظام جو قانون پاس کرے وہ مفید اور نتیجہ خیز بھی ہو بلکہ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ کسی اور پہلو سے نقصان رساں ثابت ہو۔ تاہم ضروری سمجھا جا رہا ہے۔ کہ اس نظام سے امداد حاصل کی جائے۔ پھر کیوں اس بات کی ضرورت نہ تسلیم کی جائے۔ کہ موجودہ زمانہ میں جبکہ مسلمان ہر پہلو سے اصلاح کے محتاج ہیں انہیں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اور اس کے مقرر فرمودہ نظام اصلاح کی بہت زیادہ حاجت۔ کیونکہ حقیقی اصلاح وہی کر سکتا ہے۔ اور اس کا فرستادہ مصلح کوئی بات ایسی پیش نہیں کرتا۔ جو کسی لحاظ سے نقصان رساں ہو۔

کاش مسلمان انسانوں کے بنائے ہوئے اصلاحی قوانین پر اپنی مذہبی اور مجلسی اصلاح کا انحصار رکھنے کی بجائے خدا تعالیٰ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی اصلاح کا ذریعہ بنائیں۔

دوسرے بل کے ذکر میں مولوی صاحب نے لکھا ہے۔

"قادیانی مرید ممبر اسمبلی پر سب سے زیادہ افسوس ہے۔ کیونکہ یہ لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارے پاس جو اسلام ہے۔ وہ کسی اور فرقہ اسلام کے پاس نہیں۔ مگر اس کے باوجود قادیانی مرید پیر اکبر علی فیروزپوری نے دوسرے بل کی مخالفت ان الفاظ میں کی کہ یہ بل بے معنی ہے اور اس کی کوئی ضرورت نہیں"

جہاں تک ہمارا خیال ہے۔ پیر صاحب نے اس پہلو سے یہ کہا ہوگا۔ کہ اس قسم کی مذہبی اور مجلسی اصلاحات غیر مسلم حکومتوں سے قوانین بنوانے سے اور ان کے ذریعہ سزائیں دینے سے نہیں ہوا کرتیں۔ بلکہ اس کے لئے روحانی مصلح کی ضرورت ہے اس کے سوا اگر ان کا کوئی اور مطلب ہے۔ تو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ اسمبلی میں نہ تو احمدیوں کے ووٹوں سے گئے ہیں۔ اور نہ جماعت احمدیہ کے نمائندہ ہیں۔ اس صورت میں یہ فیصلہ کرنا کہ انہوں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق اطلاع

ناصر آباد ۱۱ مارچ - جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب لکھتے ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کل شام کو محمود آباد سے ناصر آباد واپس تشریف لے آئے ہیں۔ کل شام حضور کو معدہ کی خرابی کی وجہ سے دل میں درد کی شکایت ہو گئی۔ آج صبح کے وقت طبیعت بہتر تھی۔ مگر ظہر کے وقت پھر اسی طرح کی شکایت ہو گئی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ حضور کے اہلبیت خیریت سے ہیں۔ اور خدام بھی خیریت سے ہیں۔

۱۲ مارچ - سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ گو ابھی تک دل کی تکلیف بالکل رفع نہیں ہوئی۔ حضور کے اہلبیت خیریت سے ہیں خدام میں سے جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کو دو روز سے دردِ شکم کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ؁

۳۱ مارچ کے بعد نام دعا کے لئے پیش کئے جائینگے

تحریک جدید سال ہشتم کے وعدے ۳۱ مارچ تک پورے کرنے والے وہ ہیں۔ جو سابقون کی پہلی فہرست میں ہوں گے۔ جیسا کہ فرمایا "جو دوست سابقون میں ہونا چاہیں۔ وہ مارچ تک اپنے چندہ کو ادا کر دیں۔" تحریک جدید کے مجاہد اس کوشش میں معروف عمل ہیں چاہیئے کہ جن احباب نے اپریل میں دینے کا وعدہ کیا ہے۔ یا بعض کا اس کے بھی بعد کا ہے۔ وہ بھی انتہائی کوشش کر کے ۳۱ مارچ تک داخل کر لیں۔ کیونکہ جو دوست ۳۱ مارچ تک اپنا وعدہ پورا کر دیں گے۔ ان کے نام شکریہ کے ساتھ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ پس اگر آپ کا وعدہ اپریل یا اس کے بعد کا ہے۔ تو بھی آج سے ہی کوشش شروع کر دیں۔ تا ۳۱ مارچ تک ادا کر سکیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے ؁ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

مسئلہ خلافت کے متعلق غیر معمولی جلسہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مجلس رفقائے احمد کا ایک مشترکہ غیر معمولی پبلک جلسہ مورخہ ۲۰ امان ۱۳۲۱ہش بروز جمعہ ۸½ بجے بعد نماز عشا مسجد اقصےٰ میں منعقد ہو گا۔ جس میں بزرگان سلسلہ اور خدام خلافت کے موضوع پر تقاریر فرمائیں گے۔ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کے علاوہ تمام احباب محلہ جات قادیان سے درخواست ہے کہ وقت مقررہ پر شریک جلسہ ہو کر ممنون فرمائیں۔ خاکسار خلیل احمد جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

(بقیہ مدینۃ المسیح)

آٹا کے لئے چندہ کی تحریک کی جس پر محلہ کے دوستوں نے ۱۵۲ روپے کے وعدے کئے ۱۱۶ نقد وصول ہو گئے بیرونی جماعتوں کو بھی ان نازک ایام میں یتامیٰ و مساکین کی امداد کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

کل ۱۴ مارچ بعد نماز مغرب مسجد محلہ دار الفضل میں پروفیسر محمد عبد القادر صاحب ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں حضرت مولوی تاج دین صاحب مولوی فاضل اور مولوی احمد علی صاحب نے مسئلہ خلافت پر تقاریر کیں۔

حکیم نظام جان صاحب کی لڑکی امۃ اللطیف بعمر ۱۱ سال کل اچانک معمولی سی بیماری کے بعد وفات پا گئی انا للہ و انا الیہ راجعون۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ احباب دعائے نعم البدل کریں

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کمالِ معرفت کی علامت

"انسان کا کمالِ معرفت اسی میں ہے۔ کہ انسان اپنے رب جلیل کے آگے ہر ایک وقت اپنے تئیں قصور وار ٹھہرائے۔ یہ نبیوں کی سنت ہے۔ وہ شیطان ہے جو خدا تعالےٰ کے سامنے انکسار اختیار نہ کرے۔ نبی جو روتے چلاتے یا نعرے مارتے ہیں۔ یہ سوز و گداز اسی وجہ سے تھا۔ کہ وہ سمجھتے تھے۔ کہ ہم نے گناہ کیا۔ کہ جیسا کہ حق تبلیغ کا تھا۔ ہم سے ادا نہ ہو سکا۔ اپنے آقا اور مولا کے سامنے تمام سعادت اسی میں ہے۔ کہ اس کا اقرار کرے چنانچہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تمام استغفار اسی بناء پر ہے۔ کہ آپ بہت ہی ڈرتے تھے۔ کہ جو خدمت مجھے سپرد کی گئی ہے یعنی تبلیغ کی خدمت اور خدا کی راہ میں جانفشانی کی خدمت اس کو جیسا کہ اس کا حق تھا۔ میں ادا نہیں کر سکا۔ اور اس خدمت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کسی نے ادا نہیں کی۔ مگر خوف عظمت اور ہیبت الٰہی آپ کے دل میں حد سے زیادہ تھا۔ اسی لئے دوام استغفار آپ کا شغل تھا۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم حاشیہ صفحہ ۱۰۶/۱۰۷)

مولوی محمد علی صاحب کے لئے مزید آٹھ سو روپیہ کا انعام

از میاں غلام محمد صاحب لیبر وارڈن لوکو

الفضل ۱۳ ماہ امان ۱۳۲۱ہش میں ہمارے محترم و مکرم بزرگ جناب سیٹھ عبد اللہ بھائی الہ دین صاحب نے احقاق حق کا جو طریق جناب مولوی محمد علی صاحب پریذیڈنٹ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی خدمت میں پیش کر کے گیارہ ہزار روپیہ نقد کی جو خطیر رقم پیش کی ہے۔ اسی سلسلہ میں میں بھی اپنی طرف سے آٹھ سو روپیہ کی ایک حقیر سی رقم (بہ تفصیل ذیل ۳۰۰ روپیہ بوقت مجوزہ قسم اور مبلغ پانصد روپیہ نقد قسم کے ایک سال بعد بشرطیکہ نتیجہ قسم مولوی صاحب کے حق میں اور ہمارے خلاف نکلے۔) اس کار خیر میں شرکت کی نیت سے پیش کرتے ہوئے امیدوار ہوں کہ مولوی صاحب جہاں اس طرح مالی فوائد سے متمتع ہو سکیں گے۔ وہاں انکے تبلیغی مشن کی جد و جہد اور مساعی کے لئے بھی راستہ کھل جائے گا۔ بغیر کسی سر دردی اور محنت کے رجوع خلائق ہو جائیگا لوگ جوق در جوق ان کی طرف کھچے چلے آئیں گے۔ اور گھر بیٹھے وہ کام ہو جائے گا۔ جو اٹھائیس برس کی شبانہ روز تگ و دو جانفشانی اور صرف کثیر سے بھی ممکن نہ ہوا

کیا میں امید رکھوں کہ جناب مولوی محمد علی صاحب جہاں لاکھوں بندگان خدا کو صحیح عقائد کی طرف راہ نمائی کرنے کے اجر جزیل سے متمتع ہوں گے۔ وہاں ان مالی خزائن کو بھی قبول فرمائیں گے کیونکہ میرے ناقص خیال میں جو طریق فیصلہ اور مطالبہ قسم ہمارے واجب الاحترام سیٹھ صاحب نے پیش کیا ہے۔ وہ کسی رنگ میں بھی جناب مولوی محمد علی صاحب کے لئے غیر موزون نا واجب اور ناقابل قبول نہیں۔ کہ مولوی صاحب اس سے پہلو تہی کریں۔ خاکسار۔ اختر

درخواست ہائے دعا

(۱) ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف موگا کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں (۲) حاجی غلام احمد صاحب کریام کو گردن کے پیچھے پھوڑا نکلا ہوا ہے۔ جس سے انہیں بہت تکلیف ہے۔ اور رات کو نیند نہیں آتی۔ (۳) محمد اقبال صاحب اکرام اللہ صاحب ناصر احمد صاحب اور عطاء اللہ صاحب کپور تھلہ امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ (۴) میاں سردار خان صاحب امیر جماعت احمدیہ بھاکا بھٹیاں گھٹنے کے درد سے بیمار ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں

فضیلت اسلام

سچائی اور دیانت و امانت کے متعلق اسلام کی تعلیم

اسلامی اخلاق کی بنیاد جن امور پر ہے۔ اُن میں سے سچ اور دیانت بہت بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ لیکن پیشتر اس کے کہ ان ہر دو اخلاق کے متعلق کچھ عرض کیا جائے۔ یہ بتانا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ خلق کیا چیز ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ انسان کے ظاہری اعضاء کے مقابلہ میں اللہ تعالےٰ نے اس کے اندر باطنی کمالات کی کیفیتیں بھی رکھی ہوئی ہیں۔ یہ کیفیات جب عقل خداداد کے ذریعہ اپنے محل اور موقعہ پر استعمال ہوں۔ تو خلق کہلاتی ہیں۔ مثلاً انسان ہاتھوں سے دشمن کا مقابلہ کرتا ہے اس کے بالمقابل دل میں ایک قوت ہے جس کا نام شجاعت ہے۔ اور جب انسان موقعہ و محل کے لحاظ سے اس قوت کو استعمال میں لاتا ہے۔ تو اس کا نام خلق ہوتا ہے۔ ایسا ہی انسان کبھی ہاتھوں کے ذریعہ مظلوموں کی امداد اور ظالموں کا مقابلہ کرتا ہے۔ یا ناداروں اور بھوکوں کو کچھ دیتا ہے۔ یا کسی رنگ میں ہاتھ سے بنی نوع انسان کی خدمت کرتا ہے۔ اس کے مقابل دل میں بھی ایک قوت ہے۔ جسے رحم کہتے ہیں۔ یا کبھی انسان حملہ کے مقابل پر حملہ نہیں کرتا۔ اور موقعہ کی مناسبت کے لحاظ سے درگذر سے کام لیتا ہے۔ اس کے مقابل پر دل میں بھی ایک قوت ہے جسے صبر اور عفو سے موسوم کیا جاتا ہے۔ پھر کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ انسان کسی غریب کی امداد یا بنی نوع انسان کی بہبودی کے لئے اپنے اموال خرچ کرتا ہے۔ تو اس کے مقابل پر دل میں بھی ایک قوت ہوتی ہے۔ جسے سخاوت کہتے ہیں۔ اس قسم کی بعض اور کیفیات بھی ہیں۔ اور ان سب قوتوں کو موقعہ اور محل کے لحاظ سے جب انسان استعمال میں لاتا ہے۔ تو اس وقت ان کا نام خلق ہوتا ہے یہ تمام اخلاق دراصل انسان کی طبعی حالتیں اور طبعی جذبات ہیں۔ اور صرف اس وقت ہی ان کو اخلاق کہا جاسکتا ہے۔ جب موقعہ اور محل کی مناسبت سے ان کو بالارادہ استعمال میں لایا جائے۔ اور حقیقی طور پر نیک اور بد اخلاق کا زمانہ اس وقت سے شروع ہوتا ہے۔ جب انسان عاقل۔ بالغ ہو۔ اور عقل خداداد کے ذریعہ نیکی اور بدی یا دو نیکیوں اور دو بدیوں کے درجہ میں فرق کر سکے۔ اور اس کے اندر یہ احساس اور شعور پیدا ہو جائے۔ کہ نیکی کے رستہ کو چھوڑنے کا اسے افسوس ہو۔ اور بُرے کام کے ارتکاب پر اپنے اندر ندامت اور پشیمانی محسوس کرے۔ ایسے انسان کی طرف اخلاق منسوب نہیں ہو سکتے۔ جس پر جذبات طبعیہ حیوانوں یا بچوں اور دیوانوں کی طرح غالب ہوں۔ ہر خلق جو انسان سے ظاہر ہوتا ہے وہ اپنا ایک نتیجہ رکھتا ہے۔ جو اس کی روحانی زندگی میں روحانی راحت کا موجب ہوتا ہے۔ اور وہ آئندہ زندگی میں بھی کھلے طور پر اپنا اثر دکھائے گا۔

یہ امر بھی مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ انسان کی طبعی حالتیں جن کا سرچشمہ نفس امارہ ہے۔ اخلاقی حالتوں سے کوئی الگ چیز نہیں ہیں اللہ تعالےٰ نے تمام فطرتی قوٰے اور جسمانی خواہشوں اور تقاضوں کو طبعی حالات کی مد میں رکھا ہے۔ اور یہی طبعی حالتیں ہیں۔ جو ارادہ اور موقع و محل پر استعمال کرنے سے اخلاق کا رنگ اختیار کر لیتی ہیں۔ اور پھر یہ اخلاقی حالتیں روحانی حالتوں سے کوئی الگ چیز نہیں۔ بلکہ یہی اخلاقی حالتیں ہیں۔ جو پوری محویت اور محبت اور اطمینان وسکینت اور موافقت باللہ سے روحانیت کا رنگ پکڑ لیتی ہیں۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ مجرد اخلاق کا حاصل کر لینا انسان کو روحانی زندگی نہیں بخش سکتا۔ ایک دہریہ بھی اچھے اخلاق دکھلا سکتا ہے۔ روحانی زندگی کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ انسان جہاں ہر ایک خلق کو موقعہ اور محل کے ساتھ استعمال کرے۔ وہاں خدا کی راہ میں وفاداری کے ساتھ گامزن ہو اور اپنے آپ کو اس کی محبت میں فنا کر دے اور اسی کا ہو جائے۔

یہ ایک نہایت ہی لطیف مضمون ہے۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت شرح و بسط کے ساتھ اپنی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی میں بیان فرمایا ہے:۔

قرآن کریم سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اخلاق دو قسم کے ہیں۔ اوّل وہ اخلاق جن کے ذریعہ انسان ترکِ شر پر قادر ہوتا ہے اور دوسرے وہ جن کے ذریعہ ایصال خیر پر قادر ہوتا ہے۔ ترکِ شر کی ذیل میں وہ اخلاق ہیں جن کے ذریعہ انسان کوشش کرتا ہے کہ اس کی زبان یا ہاتھ یا دیگر اعضاء سے دوسرے انسان کے مال یا عزت و جان کو نقصان نہ پہونچے۔ بلکہ وہ نقصان رسانی کا ارادہ بھی نہ کر سکے۔ اور ایصال خیر کی ذیل میں وہ اخلاق ہیں۔ جن کے ذریعہ انسان کوشش کرتا ہے۔ کہ اپنے اعضاء سے دوسرے کو کسی نہ کسی رنگ میں فائدہ پہونچا سکے۔ یا دکھ اور تکلیف سے محفوظ رکھ سکے۔ اور اگر غور کیا جائے۔ تو یہ امر روزِ روشن کی طرح واضح ہو جائے گا۔ کہ محض دیانت و امانت اور صداقت اور راستبازی پر قائم ہو جانے سے انسان یہ دونوں قسم کے اخلاق حاصل کر سکتا ہے:۔

امانت و دیانت دراصل ترکِ شر کی قسم کے اخلاق میں سے ہے۔ اور یہ ایک ایسی چیز ہے۔ جو انسان کی طبعی حالتوں میں سے ہے۔ ایک شیر خوار بچہ اپنی صغر سنی کی وجہ سے چونکہ بُری عادتوں سے مبرا ہوتا ہے۔ اس لئے غیر کی چیز سے اسے اس حد تک نفرت ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنی ماں کے سوا کسی غیر عورت کا دودھ بھی بڑی مشکل سے پیتا ہے۔ اور اگر نہایت ہی چھوٹی عمر میں اسے کسی غیر کے دودھ پر نہ لگا دیا جائے۔ تو ادنےٰ سا شعور حاصل ہونے پر یہ بات قریباً ناممکن ہوتی ہے۔ کہ وہ کسی غیر عورت کا دودھ پی سکے۔ اسے غیر عورت کے دودھ سے طبعاً نفرت ہوتی ہے اور یہی جڑھ دیانت و امانت کی ہے کوئی شخص صحیح معنوں میں دیانتدار نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ بچہ کی طرح غیر کے مال سے سچی نفرت اور کراہت نہ کرے۔ لیکن بچہ کی یہ عادت چونکہ اپنے موقعہ اور محل پر استعمال نہیں ہوتی۔ اور اپنی ناسمجھی کی وجہ سے وہ بعض اوقات اپنے اوپر بہت سی مشکلات برداشت کرتا ہے اس لئے اسے خلق میں داخل نہیں کیا جاسکتا۔ بلکہ یہ محض ایک طبعی حالت ہے۔ اسی طرح وہ شخص بھی اس خلق سے صحیح طور پر متصف نہیں ہو سکتا۔ جو اس طبعی حالت کو محل اور موقعہ کے لحاظ سے استعمال نہیں کرتا۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں دیانت و امانت کے متعلق جو احکام دیئے ہیں۔ ان میں سے بعض ان آیات میں بیان ہیں۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

ولا تؤتوا السفهاء اموالكم التي جعل الله لكم قياماً وارزقوهم فيها واكسوهم وقولوا لهم قولاً معروفا۔ وابتلوا اليتامى حتى اذا بلغوا النكاح فان آنستم منهم رشدا فادفعوا اليهم اموالهم ولا تاكلوها اسرافاً وبداراً ان يكبروا ومن كان غنياً فليستعفف ومن كان فقيراً فلياكل بالمعروف فاذا دفعتم اليهم اموالهم فاشهدوا عليهم وكفى بالله حسيبا وليخش الذين لو تركوا من خلفهم ذرية ضعافاً خافوا عليهم فليتقوا الله وليقولوا قولاً سديدا ان الذين ياكلون اموال اليتامى ظلماً انما ياكلون في بطونهم ناراً وسيصلون سعيراً۔

یعنی اگر کسی یتیم نابالغ کا کوئی مال ہو۔ تو چونکہ خطرہ ہے کہ وہ اپنی ناسمجھی کی وجہ سے اسے ضائع کر دے اس لئے اسے اپنی تحویل میں لے لو۔ اور اس میں بقدر ضرورت اسے ضروریات کے لئے دیتے رہو۔ اور اسے قول معروف یعنی نیکی کی باتیں کہتے رہو اور اس کی عقل و شعور کو پختہ کرنے کی کوشش بھی ساتھ ساتھ کرو۔ گویا اس کے مال کی حفاظت اور اس کی پرورش کے ساتھ اس کی اچھے رنگ میں تربیت بھی تمہارے ذمہ ہے اور تربیت میں دُنیوی تربیت بھی شامل ہے جس سے وہ بڑا ہو کر اپنے کاروبار کو فروغ دینے کے قابل ہو سکے نکما اور نکھٹو بن کر نہ رہ جائے۔ اور پھر فرمایا۔ کہ ساتھ ساتھ امتحان بھی کرتے رہو کہ وہ تعلیم کو اخذ بھی کرتا ہے۔ یا نہیں۔ پھر جب وہ بلوغت کو پہنچ جائے اور اس سے ضیاعِ اموال کا خطرہ نہ ہو۔ تو اس کا مال اس کے حوالہ کر دو۔ اور خواہ مخواہ اس کے مال پر کوئی بوجھ نہ ڈالو۔ اور ذاتی منفعت کی نیت سے اسے نقصان نہ پہونچاؤ۔ بلکہ اس میں سے حق الخدمت بھی نہ لو۔ احسان کے طور پر یہ کام کرو۔ ہاں اگر کسی کے حالات ایسے نہ ہوں۔ کہ مفت وقت دے سکے۔ تو وہ مناسب گزارہ لے سکتا ہے جو لوگ یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ گویا آگ کھاتے ہیں۔ جب ان کو مال واپس کرنے لگو تو گواہوں کے روبرو کرو۔

پھر فرمایا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل وتدلوا بھا الی الحکام لتاکلوا فریقاً من اموال الناس بالاثم وانتم تعلمون۔ ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا ان اللہ لا یحب الخائنین واوفوا الکیل اذا کلتم وزنوا بالقسطاس المستقیم۔ ولا تبخسوا الناس اشیاءھم ولا تعثوا فی الارض مفسدین۔ یعنی آپس میں ایک دوسرے کے مال کو ناجائز رنگ میں مت کھاؤ۔ اور نہ دوسروں کے حقوق غصب کرنے کے خیال سے حکام کے پاس رشوتیں لے جاؤ اگر کسی کا کوئی مال تمہارے پاس ہے تو وہ اس کے حقدار کو پہونچاؤ۔ وزن پورا تولو۔ اور ترازو درست رکھو۔ فساد یعنی چوری ڈاکہ۔ ٹھگ بازی وغیرہ کی نیت سے زمین پر مت پھرو۔ اچھی چیزوں کے عوض گندی اور ردی چیزیں نہ دو۔ اور خراب چیزوں کی خرید و فروخت نہ کرو۔ اس آیت میں اللہ تعالے نے تمام ناجائز ذرائع حصول منفعت کے ممنوع قرار دے دیئے ہیں اور ہر قسم کے عیوب سے بچنے کی تاکید فرمادی ہے۔ اگر صرف یہی ایک خلق لوگ اپنے اندر پیدا کرلیں تو بے شمار گناہوں سے بچ سکتے ہیں۔ اور بہت سے اعلیٰ اخلاق محض اس کے نتیجہ میں ان میں پیدا ہو سکتے ہیں:۔

اسی طرح سچائی بھی ایک طبعی حالت ہے۔ جب تک انسان کو نفسانی اغراض تحریک نہ کریں۔ وہ حتی الوسع جھوٹ سے بچتا ہے۔ اور انسان کی فطرت میں اس سے نفرت اور حقارت کا ثبوت اس سے ملتا ہے۔ کہ اگر کسی شخص کا صریح جھوٹ پکڑا جائے۔ تو وہ بہت نادم ہوتا۔ اور اس میں اپنی خفت محسوس کرتا ہے۔ لیکن صرف یہ طبعی حالت ہی اخلاق میں شامل نہیں ہوسکتی کیونکہ ناسمجھ بچے اور عقل سے عاری لوگ بھی بالعموم سچ بولتے ہیں۔ بلکہ جب تک انسان اپنی نفسانی اغراض سے علیحدہ ہو کر نہ رہے۔ وہ راستباز نہیں ہوسکتا۔ جو انسان صرف ایسے مواقع پر سچ بولتا ہے جب اس میں اس کا کوئی نقصان نہیں ہوتا اور جب اس کی اپنی جان یا مال کے نقصان کا کوئی موقعہ درپیش ہو۔ تو جھوٹ بول دیتا ہے۔ تو وہ راستباز ہونے کا دعوے نہیں کرسکتا۔ کیونکہ کون ایسا بے وقوف ہے جو بغیر کسی لالچ کے خواہ مخواہ جھوٹ بولے۔ اللہ تعالے قرآن کریم میں فرماتا ہے

فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور۔ فلا یاب الشھداء اذا ما دعوا ولا تکتموا الشھادۃ ومن یکتمھا فانہ اثم قلبہ واذا قلتم فاعدلوا ولو کان ذا قربی کونوا قوامین بالقسط شھداء للہ ولو علیٰ انفسکم اوِ الوالدین والاقربین ولا یجرمنکم شنان قوم علیٰ الا تعدلوا والصٰدقین والصٰدقات وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر۔ لا یشھدون الزور

یعنی بتوں کی پرستش اور جھوٹ سے پرہیز کرو۔ گویا بتایا کہ جھوٹ بھی ایک بت ہے۔ اور جھوٹ بولنے والا خدا پر اپنا بھروسہ ترک کردیتا ہے۔ اور اپنی نجات دروغ گوئی میں سمجھتا ہے۔ اور اس طرح وہ خدا تعالے کو بھی گنوا دیتا ہے۔ پھر فرمایا جب سچی شہادت کے لئے تمہیں بلایا جائے۔ تو اس سے انکار کرو۔ اور جو شخص سچی گواہی کو چھپاتا ہے۔ اس کا دل گنہگار رہے جب بولو سچ بولو۔ گواہی ہمیشہ سچی دو۔ خواہ وہ تمہارے کسی قریبی پر ہی کیوں نہ ہو۔ حق وانصاف پر قائم رہو۔ اگر سچ بولنے سے تمہارے نفس کو یا ماں باپ یا اولاد کو نقصان پہونچے۔ تو بھی اس میں تامل نہ کرو کسی سے دشمنی تمہیں سچ بولنے سے روک نہ دے۔ سچ بولنے والوں کے لئے اللہ تعالے کے پاس بڑے بڑے اجر ہیں۔

پس دیانت اور سچائی دو ایسے اخلاق ہیں۔ جن پر ان تمام یا اکثر اخلاق کی بنیاد ہے۔ جو اسلام انسان کے پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اگر تمام لوگ ان اخلاق کو اپنے اندر پیدا کرلیں۔ تو وہ اپنے اندر ایک عظیم الشان روحانی انقلاب پیدا کرکے ایک ایسی جماعت بن سکتے ہیں۔ جو تھوڑے ہی عرصہ میں دنیا کی حالت کو بدل سکتی ہے:۔

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا روحانی منارۃ المسیح

تعصب جب کسی کے دل پر قبضہ کرلیتا ہے تو وہی چیز جسے وہ پہلے باعث برکت اور سچائی کا ایک نشان سمجھتا ہے۔ اور جس کو بطور دلیل دوسروں کے سامنے پیش کرتا ہے وہی جھوٹے ہونے کی ایک دلیل بن جاتی ہے۔ اور اسے ایک عیب سمجھنے لگتا ہے۔ یہی حال آجکل غیر مبایعین کا ہے۔ ایک وہ زمانہ تھا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام زندہ تھے۔ اس وقت ان لوگوں کے نزدیک قادیان ایک بابرکت بستی تھی۔ اور حضور کی جانب سے جو تحریک جاری کی جاتی۔ وہ ایک مقدس تحریک اور خدا تعالے کی مرضی سمجھی جاتی تھی۔ اور جو الہامات حضور کو ہوتے تھے۔ ان میں اگر قادیان کا نام آتا۔ تو اس سے وہی قادیان مراد ہوتا۔ جو جماعت کا مرکز ہے نہ کہ لاہور شہر۔ مگر خدا کی شان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فوت ہوجانے کے بعد اس مقام کی قدر و منزلت ان لوگوں کی نگاہ میں کم ہونے لگی۔ اور آخر ۳۱ سال کے بعد یعنی ۱۹۳۹ء میں جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی کتاب مجدد اعظم چھپی۔ اسی قادیان کے متعلق جس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما گئے ہیں۔

"زمین قادیاں اب محترم ہے"

ڈاکٹر صاحب "مجدد اعظم" جلد اول صفحہ ۶۸۹ کی سطر ۱۱ میں لکھتے ہیں۔ "مسیح موعود کا مقام بعثت اس کے زمانہ میں اسلام کے نور اور روشنی کے پھیلنے کی جگہ ہوگا۔ جیسا کہ حضرت مرزا صاحب کے زمانہ میں قادیان تھا۔" گویا ڈاکٹر صاحب کے نزدیک اب قادیان محترم نہیں اسی لئے تو آپ نے "تھا" کا لفظ استعمال کیا ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو۔ انسانی فطرت میں یہ بات پائی جاتی ہے۔ کہ جو چیز اس سے چھن جائے۔ اور پھر وہ اس کو حاصل نہ کرسکے اس کے متعلق ایسی باتیں کرنے لگتا ہے جس سے دوسروں پر یہ ظاہر ہو۔ کہ اس کی کھوئی ہوئی چیز کوئی قابل قدر نہ تھی۔ جب ڈاکٹر صاحب اپنی کتاب مجدد اعظم میں ایسے الہامات اور نشانات کا ذکر کرتے ہیں۔ جو قادیان کے ساتھ مخصوص ہیں۔ تو وہ ان کو ایک معمولی الہام اور نشان قرار دیتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات سے معمولی واقفیت رکھنے والا بھی ہر شخص اس بات کا شاہد ہے۔ کہ آپکو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھنے کا شوق ہی نہیں بلکہ عشق تھا۔ اس کا اقرار ڈاکٹر صاحب نے مجدد اعظم حصہ اول ۶۸۸ پر یوں کیا ہے کہ "حضرت اقدس مرزا صاحب کو جیسا کہ میں پہلے بھی لکھ آیا ہوں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کو پورا ہوتے دیکھنے کا بڑا شوق اور خیال تھا" حضور نے اپنی زندگی میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو جو صحیح مسلم میں منارہ کے متعلق ہے ظاہری طور پر پورا کرنے کے لئے قادیان میں ایک منارہ تعمیر کرنا چاہا۔ اور ۲۸ مئی ۱۹۰۰ء کو ایک اشتہار شائع فرمایا۔ جس میں منارہ بنانے کی تین اغراض بیان فرمائیں۔ اول یہ کہ جامع مسجد کے صحن میں یہ تعمیر کیا جائے۔ دوم اس منارہ پر ایک گھڑی لگائی جائے۔ جو نمازیوں اور موذن بلکہ تمام لوگوں کو وقت معلوم کرنے میں مدد دے۔ سوم اس میں ایک لالٹین نصب کی جائے۔ جو لوگوں کو اپنی روشنی سے نفع پہونچائے۔ اس کے بعد آپ نے ایک اشتہار یکم جولائی ۱۹۰۰ء کو دیا۔ جس میں جماعت کے مخلصین سے اس منارہ کے لئے چندہ طلب فرمایا۔ اس پر مخالفین کی طرف سے یہ اعتراض کیا گیا۔ کہ یہ ایک لغو کام اور اسراف ہے۔ جس کا جواب حضور نے یہ دیا۔ "یاد رہے اس منارہ کے بنانے سے اصل غرض یہ ہے۔ کہ تا پیغمبر خدا کی پیشگوئی پوری ہو جائے۔" (اشتہار یکم جولائی)

چونکہ یہ منارہ کوئی معمولی منارہ نہ تھا۔ بلکہ ایک تاریخی منارہ تھا۔ اس کے لئے چندہ کے علاوہ کسی قابل انجنیئر وغیرہ کی ضرورت تھی۔ لہٰذا اتنی بڑی اہم اور تاریخی عمارت کے لئے حضور کو انتظام کراتے کراتے ۱۹۰۳ء آگیا۔ اور حضور علیہ السلام نے ۱۹۰۳ء میں اس کی بنیاد رکھی۔ لیکن ابھی بنیادوں سے دیواریں تھوڑی ہی اوپر اٹھی تھیں۔ کہ دشمنانِ اسلام اور شرکاء نے مخالفت شروع کردی۔ اور یہ معاملہ افسران تک چلا گیا۔ اس وقت مخالفت کی وجہ سے منارہ کا کام رک گیا۔

جب افسران کی طرف سے اطمینان ہو گیا۔ تو حضور دیگر دینی مشاغل کی وجہ سے اس مینار کو اپنے سامنے مکمل نہ کرا سکے۔ مگر ڈاکٹر صاحب اس مینار کے نامکمل رہنے کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں۔ کہ حضور نے اپنی توجہ اس کام سے ہٹالی چنانچہ کتاب مجدد اعظم صفحہ ۱۶۹ پر لکھتے ہیں "یہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی اشارہ غیبی یا القائے ربانی نے آپ کی توجہ کو اس طرف سے ہٹا کر اس مینارہ روحانی کی طرف پھیر دیا" حالانکہ حضور نے اپنی دینی مصروفیت کی وجہ سے یہ کام سرانجام نہیں دیا۔ اور حقیقت تو یہ ہے۔ کہ آپ نے اپنے حصے کا کام کر دیا۔ اگر ڈاکٹر صاحب حضور کی وہ عبارت جو یکم جولائی ۱۹۰۰ء کے اشتہار میں موجود ہے۔ مطالعہ کر لیتے۔ تو جان لیتے کہ اس مینار کی تکمیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد ہی ہونی چاہیئے تھی۔ اور حضرت خلیفہ ثانی کے زمانہ میں ہونی چاہیئے تھی۔ ملاحظہ ہو۔ حضور فرماتے ہیں

"اس غرض کے لئے پہلے دو دفعہ منارہ دمشق کی شرقی طرف بنایا گیا تھا۔ جو جل گیا۔ یہ اسی قسم کی غرض ہے۔ جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک صحابی کو کسریٰ کے مال غنیمت میں سے سونے کے کڑے پہنائے تھے۔ تاکہ ایک پیشگوئی پوری ہو جائے"

اس عبارت میں واضح اشارہ ہے کہ جس طرح پہلی پیشگوئی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں پوری ہوئی۔ اسی طرح یہ بھی جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز کے وقت میں شروع ہوئی خلیفہ ثانی کے زمانہ میں پوری ہو گی۔ ڈاکٹر صاحب بھی وہ القا ہے۔ جس کی وجہ سے اس عمارت کو نامکمل چھوڑ دیا گیا۔ سو الحمد للہ کہ یہ پیشگوئی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے عہد میں پوری ہو گئی۔ اب اس سے ہر سہ اغراض جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی تھیں پوری ہو رہی ہیں۔ اس کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کسی کتاب میں روحانی مینارہ (جو کہ بقول ڈاکٹر صاحب لاہور میں ہے) کے متعلق کوئی ارشاد نہیں فرمایا۔ جناب ڈاکٹر صاحب آپ کی حسرت ان دور از قیاس تاویلوں سے ہرگز ہرگز پوری نہیں ہو سکتی۔ وہ مینار جس کو خدا کے مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے بنانا شروع کیا۔ اور جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے عہد مبارک میں مکمل ہوا۔ اسی کے متعلق یہ الہام ہے "بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیان بر منار بلند تر محکم افتاد" اور وہ قادیان میں ہی ہے۔ لاہور میں کہیں دکھائی نہیں دیتا۔ ہاں دل کی تسلی کے لئے آپ تصور میں لاہور میں روحانی مینار دیکھتے رہیں۔ تو اور بات ہے۔

خاکسار۔ محمد ذکاء اللہ خاں منشی فاضل گھڑیالہ ضلع لاہور

تبلیغ اندرون ہندوستان

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

مین پوری:۔ مولوی فضل الدین صاحب نے ماہ فروری میں آٹھ دیہات کا دورہ کر کے فرداً فرداً تبلیغ کی۔

ساندھن:۔ قاضی منظور احمد صاحب نے ۱۲ تا ۱۴ فروری پانچ دیہات میں دورہ کر کے فرداً فرداً اور لوگوں کے عام مجمعوں میں تبلیغ کی۔

راوی بیٹ: میاں محمد علی صاحب نے ۱۵ تا ۲۸ فروری تین مقامات کا دورہ کر کے ۲۸ کس کو انفرادی تبلیغ کی۔ چار لیکچر دئیے۔ سات تبلیغی و تربیتی درس دئیے۔

اورحمہ:۔ مولوی محمد الدین صاحب نے ۱۵ تا ۲۲ فروری چار مقامات کا دورہ کر کے تین لیکچر دئیے۔ پانچ تبلیغی و تربیتی درس دئیے۔ پندرہ اشخاص کو انفرادی تبلیغ کی۔

بیٹ بیاس:۔ مولوی عبد العزیز صاحب ۲۲ تا ۲۸ فروری تک مختلف مقامات پر انفرادی تبلیغ کرتے رہے۔

ڈیرہ غازیخاں۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے ۲۲ تا ۲۸ فروری سولہ اشخاص کو انفرادی تبلیغ کی۔ بارہ تبلیغی و تربیتی درس دئیے تین لیکچر دئیے۔

لائل پور:۔ مولوی عبد القادر صاحب نے ۲۲ تا یکم مارچ سات تبلیغی و تربیتی درس دئیے۔ ایک لیکچر دیا۔ بارہ اشخاص کو انفرادی تبلیغ کی۔ تبلیغی گروپ کی تنظیم کر کے انہیں تبلیغ کے لئے روانہ کیا۔

جالندھر:۔ مولوی محمد حسین صاحب نے ۲۲ فروری تا یکم مارچ سات درس دئیے۔ چھ دیہات کا دورہ کر کے صداقتِ اسلام و احمدیت پر چھ لیکچر دئیے۔ ۱۸۶ اشخاص تک پیغام احمدیت پہنچایا۔

متفرق مقامات:۔ قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے ۸ تا ۱۵ فروری علیحدہ جنڈر کے نگوے میں وفات حضرت مسیح ناصری اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں پر اعتراضات کے جوابات میں تقریریں کیں۔ بدوملہی میں مصلح موعود کی پیشگوئی پر تقریر کی۔ نیز مسئلہ خلافت پر تقریر کی۔ امرتسر میں مولوی احمد یار صاحب پیغامی مبلغ سے مسئلہ نبوت پر مناظرہ کیا۔

محمود آباد (جہلم): انصار اللہ نے ماہ فروری میں چھ جلسے منعقد کئے۔ اور ۱۲۰ اشخاص کو انفرادی تبلیغ کی۔

چارکوٹ (راجوری):۔ انصار اللہ نے جنوری و فروری میں تین جلسے منعقد کئے بارہ دیہات میں دورہ کر کے ایک سو پچیس اشخاص کو تبلیغ کی۔

موسیٰ بنی (سنگھ بھوم):۔ ۲۲ فروری کو مولوی فیض الدین صاحب پریذیڈنٹ نے موجودہ جنگ کے خطرات سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق آگاہ کرتے ہوئے ان سے نجات حاصل کرنے کے ذرائع پر مسجد میں لیکچر دیا۔ کشتی نوح کا درس بھی بعد نماز مغرب روزانہ دیا جاتا ہے۔

(ناظم نشرو اشاعت)

کیا آپ کی جماعت میں مجلس اطفال احمدیہ قائم ہے؟

جماعت احمدیہ کے ہر فرد کی ذمہ واری روز بروز بڑھتی جاتی ہے جس عظیم الشان مقصد کی تکمیل اللہ تعالےٰ نے ہمارے ذمہ لگائی ہے۔ اس کے لئے ہر آنے والا دن زیادہ مضبوط کیریکٹر۔ تربیت شدہ شخصیت۔ اور صحیح اسلامی زندگی کا طالب ہے۔ یوں تو ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ حضرت مرسل زمان مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک جماعت میں منسلک ہونے کے بعد اپنی زندگی میں یکسر تبدیلی پیدا کرلے مگر اطفال احمدیہ کی تربیت۔ اور ان کو حقیقی اسلامی رنگ میں رنگین کرنا بہت ہی اہم ہے احمدی بچوں کے لئے دنیا کی رہنمائی کی عزت مقدر کی گئی ہے۔ انہیں اکنافِ عالم میں ایک پاکیزہ روحانی انقلاب برپا کرنا ہے۔ انہیں قلوب انسانی پر الہٰی عرش کو قائم کرنا ہے۔ مگر اس کام کے لئے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لائی ہوئی تعلیم کے ماتحت اپنی تربیت کرنا ضروری ہے۔ اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

"خدام الاحمدیہ کی ایک شاخ ایسی بھی کھولی جائے۔ جس میں پانچ چھ سال کی عمر سے لے کر ۱۵-۱۶ سال کی عمر تک کے بچے شامل ہو سکیں گے" (الفضل ۲۲ اپریل ۳۸ء)

مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ایسی مجلس "اطفال احمدیہ" کے نام سے قائم ہے۔ ضرورت ہے کہ احباب اس کی اہمیت کو سمجھیں۔ اور جہاں انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کی مجالس قائم ہیں۔ وہ اطفال احمدیہ کی طرف بھی توجہ کر کے ان کی تربیت کا نازک مگر نہایت ضروری کام سنبھالیں۔

خاکسار۔ خلیل احمد جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

مویشیوں کیلئے ایک نئی خوراک

گورنمنٹ انڈسٹریل ریسرچ لیبارٹریز لاہور میں مقامی خام مصالحوں سے مویشیوں کے لئے ایک مرکباتی خوراک تیار کی گئی ہے۔ جو ڈیری اور زراعتی فارموں کے لئے موزوں ہے۔ جو فرمیں اسے تیار کرنا چاہیں ان سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ انڈسٹریل کیمسٹ سے خط و کتابت کریں۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

I FEEL SO HOLLOW AND EMPTY, STANDING STATIONARY ON THESE RAILS...........

FILL YOURSELF TO CAPACITY AND THEN YOU'LL CEASE YOUR WAILS

N.W.R

N.W.R
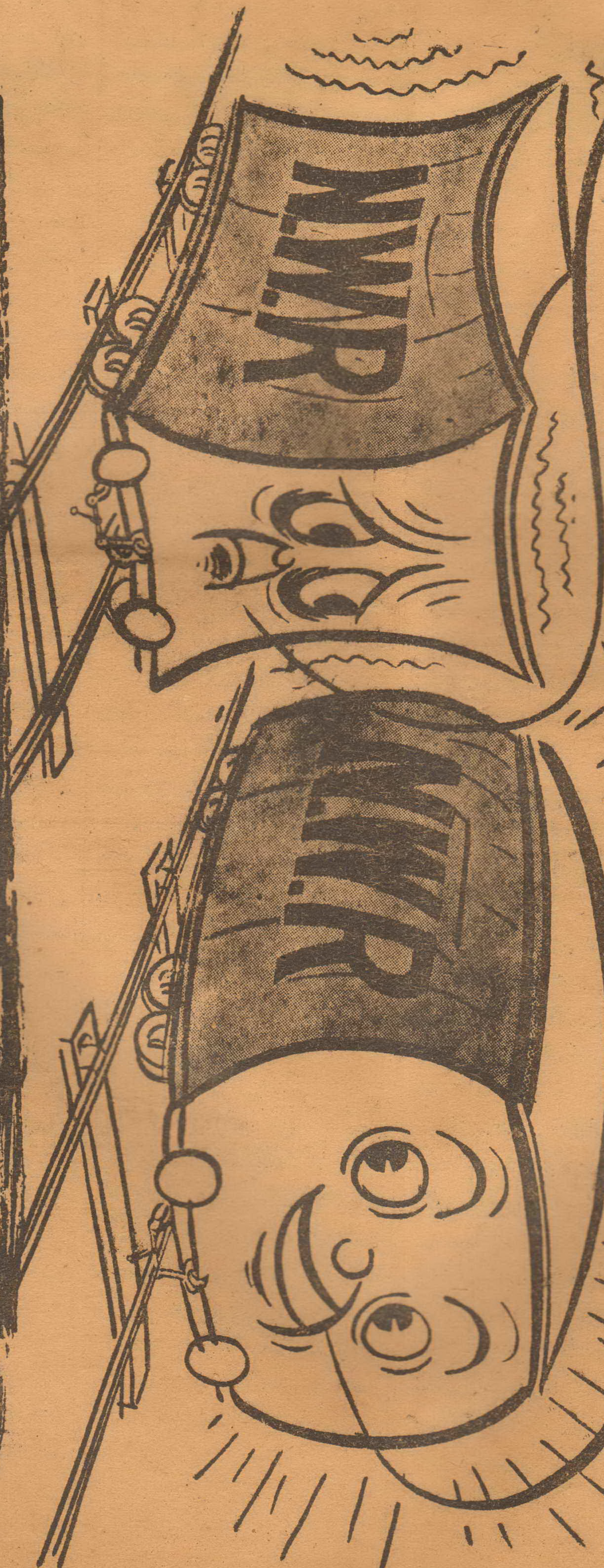
Load wagons to capacity

نازک ایّام اور احباب کا فرض

موجودہ صبر آزما مشکلات میں جبکہ کاغذ کی گرانی اور نایابی انتہائی خطرناک صورت اختیار کر چکی ہے ہم نے احباب سے خواہش کی تھی۔ کہ وہ ادائیگی چندہ میں مستعدی سے کام لیں۔ لیکن ہمیں افسوس ہے۔ بعض احباب نے اسطرف بالکل توجہ نہیں فرمائی۔ اور یہ امر اس سے ظاہر ہے۔ کہ "الفضل" میں قبل از وقت ایسے خریدار اصحاب کی فہرست ہر ماہ شائع کی جاتی ہے جنکا چندہ ختم ہو چکا ہوتا ہے۔ اور درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ فلاں تاریخ تک چندہ کی ادائیگی فرما دیں یا وی۔ پی رکنے کی اطلاع دے دیں۔ لیکن ہر دفعہ کچھ دوست ایسے نکل آتے ہیں۔ جو نہ ادائیگی کرتے ہیں۔ اور نہ وی۔ پی رکوانے کی اطلاع دیتے ہیں۔ اور جب وی۔ پی جاتا ہے۔ تو اُسے واپس کر دیتے ہیں۔ پھر بعض دوست ماہوار ادائیگی کا وعدہ کرنے کے باوجود اسمیں باقاعدگی اختیار نہیں فرماتے۔ کچھ دوست ایسے بھی ہیں۔ جو وی۔ پی رکوا کر کسی آئندہ وقت میں ادائیگی کا وعدہ کرتے ہیں۔ مگر وعدہ کے مطابق ادائیگی نہیں فرماتے۔ یہ سب باتیں دفتر کی مشکلات کو اور زیادہ بڑھانے کا موجب ہو رہی ہیں۔ ہم ایسے اصحاب سے پُر زور درخواست کرتے ہیں۔ کہ اس ضرر رساں طریق عمل کو ترک کر کے اس نازک وقت میں تعاون کا طریق اختیار کیا جائے۔

نیازمند **منیجر "الفضل"** قادیان

باموقعہ اراضی سکنی

بیس کنال اراضی محلہ دارالانوار میں فروخت ہوتی ہے۔

موقعہ:۔ سٹیشن اور قادیان کے قریباً درمیان بالمقابل مکان چودہری فتح محمدؐ

حدود:۔ مغرب میں سڑک ساٹھ فٹ جو مسجد دارالانوار سے اسٹیشن کو جاتی ہے۔ جنوب اور مشرق میں تیس تیس فٹ کے دو راستے ہیں۔ یہ ٹکڑا ایک بڑی کوٹھی کیلئے موزوں ہے۔ اگر چار یا پانچ احباب مل کر خرید لیں، تو بربعے قطعات میں تقسیم ہو سکتی ہے قیمت پچیس ۲۵ روپے فی مرلہ

فتح محمد سیال (ایم۔ اے) قادیان

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان ضلع گورداسپور کو یاد رکھیئے

اس دواخانہ سے علاوہ اکسیروں اور تریاقوں کے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے نسخہ جات اور پرانے اطباء کے مشہور نسخہ جات بیاض شدہ ملتے ہیں اور تیار کرائے جا سکتے ہیں۔

حب لسبماک

دمہ نما کھانسی اور خشک کھانسی کیلئے نہایت ہی مفید ہے۔ **قیمت سو گولیاں ۸عہ**

"جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی پایا"

جناب چودہری نبی احمد خاں صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ دفتر سٹیل امپورٹ کنٹرول اپنے ۱۰ مارچ ۱۹۴۲ء کے خط میں لکھتے ہیں:۔

"آپ کی ارسال کردہ گولیاں (حبوب خاص) بذریعہ وی۔ پی ملیں۔ اور مشک بھی ملا۔ واقعی جیسی تعریف سنی تھی۔ ویسا ہی پایا۔ اور یہ آپ کی ایمانداری اور دیانتداری کا بڑا ثبوت ہے۔ مشک جس کو بھی دکھایا۔ اس نے تعریف کی۔ اور گولیاں جن نے بھی استعمال کیں۔ اس نے لطف اٹھایا۔ ایک دوست نے آپ کی تیار کردہ حبوب خاص استعمال کیلئے دیں۔ مَیں نے اور جناب چودہری انور احمد صاحب اور بعض اور دوستوں نے استعمال کیں۔ اور اسم بامسمیٰ پایا۔ براہ مہربانی ایک سو گولی بذریعہ وی۔ پی ارسال کر دیں۔"

نوٹ:۔ اٹھتیس روپے کا مال آپ پیشتر ازیں منگوا چکے ہیں۔

طبّیہ عجائب گھر قادیان (پنجاب)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

بعض وجوہات کی بنا پر پسنجر سروسز کے اوقات میں نصف سالہ ترمیم ملتوی کرنا ضروری خیال کیا گیا ہے۔ لہذا ٹائم اینڈ فیئر ٹیبل کا اگلا ایڈیشن یکم اپریل کی بجائے یکم مئی ۱۹۴۲ء کو شائع ہو گا۔ تاہم شملہ کی طرف بالائی کو ٹریفک کی خاطر مندرجہ ذیل ٹرینیں یکم اپریل ۱۹۴۲ء سے دوبارہ جاری کی جائینگی۔ اور وہ انہی اوقات کے مطابق چلیں گی۔ جو اکتوبر ۱۹۴۱ء میں قابل درآمد تھے۔ اور جو موجودہ ٹائم اینڈ فیئر ٹیبل میں ظاہر کئے گئے ہیں۔

(۱) ۱۲۔ ڈاؤن/۱۳۔ اپ اور ۱۴۔ ڈاؤن/۱۱۔ اپ شملہ میل لاہور اور کالکا کے درمیان۔ (۲) ۱۴۳۔ اپ اور ۱۴۴۔ ڈاؤن دہلی اور کالکا کے درمیان (۳) تنگ پٹڑی میں پسنجر اور ریل موٹریں کالکا اور شملہ کے درمیان۔ ۱۴۳-۳-۵۱-۱۳-۱-اپ-۱۴-۴-۲-۶ اور ۱۴۴ ڈاؤن (۴) مندرجہ بالا سروسز کے نتیجہ میں ۱۸۔ ڈاؤن ہوڑہ ایکسپریس مابین لاہور اور سہارنپور۔ ۱۔ اپ اور ۲ ڈاؤن کلکتہ دہلی کالکا میل گاڑیاں مابین دہلی کالکا اور ۴۷۔ اپ پسنجر مابین دہلی اور پانی پت بھی اپریل ۱۹۴۲ء میں اکتوبر ۱۹۴۱ء کے اوقات کے مطابق چلیں گی۔

چیف اپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اپرنٹس اسسٹنٹ انسپکٹر آف ورکس کی ۲۴۔ اسامیوں کیلئے ۲۰۔ اپریل ۱۹۴۲ء تک بمجوزہ فارموں پر درخواستیں مطلوب ہیں۔ ان اسامیوں میں سے چودہ مسلمانوں کیلئے اور دو دوسری اقلیتوں مثلاً ہندوستانی عیسائیوں۔ پارسیوں اور سکھوں کیلئے مخصوص ہیں۔ عمر ۱۴ مئی ۱۹۴۲ء کو پچیس ۲۵ سال سے متجاوز نہیں ہونی چاہیئے۔ صرف وہی لوگ درخواستیں دیں جو مندرجہ ذیل اداروں سے ان کے سامنے لکھے ہوئے کورس پاس کر چکے ہیں۔

(۱) ٹامسن کالج آف سول انجنیئرنگ رڑکی ——— اوورسیر کا سرٹیفیکیٹ
(۲) گورنمنٹ سکول آف انجنیئرنگ پنجاب رسول ——— "بی" گریڈ اوورسیر کا سرٹیفیکیٹ
(۳) این۔ ای۔ ڈی۔ انجنیئرنگ کالج کراچی ——— ڈپلومہ
(۴) ہیوٹ انجنیئرنگ سکول لکھنؤ ——— اوورسیر کا سرٹیفیکیٹ (فرسٹ ڈویژن)

مکمل تفصیلات مندرجہ ذیل پتہ پر ایک ایسا لفافہ ارسال کرنے سے حاصل کی جا سکتی ہیں جس پر ٹکٹ چسپاں ہو۔ اور اپنا پورا پتہ درج ہو۔ لفافہ کے بائیں بالائی کونہ میں یہ الفاظ ہونے چاہئیں۔ "اپرنٹس اسسٹنٹ انسپکٹر آف ورکس کی تفصیلات"

جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

"وی" برائے "وکٹری" (فتح)

جنگ کے زمانہ میں ریلوے ہی سب سے بڑا ذریعہ مواصلت ہے

گاڑیوں میں بھیڑ کر کے دشمن کی امداد نہ کریں

آپ سفر صرف اشد ضرورت کے پیش نظر کریں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی - ۱۴ مارچ - برما کے جنوبی ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے - کہ جاپانیوں کی بڑی فوجیں ابھی تک پائیگی کے جنوب میں ہیں - مگر ان کے گشتی دستے شمال کی طرف بڑھ رہے ہیں - نیونگ - لیبن - ٹیوسین کے علاقہ میں ہماری کارروائیوں کی رفتار تسلی بخش ہے - جاپانیوں نے دعویٰ کیا ہے - کہ انہوں نے جمعرات کو سماٹرا کے دارالسلطنت میدان پر قبضہ کر لیا ہے - مگر امریکہ کی ایک ریڈیو کارپوریشن نے کہا - کہ جمعہ کو میدان سے اس کا سلسلہ قائم تھا -

لنڈن - ۱۴ مارچ - آج صبح مسٹر کرٹن وزیر اعظم آسٹریلیا نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا - ہم مدافعت کی نسبت حملہ کرنے کو اچھا سمجھتے ہیں - بحر الکاہل میں جارحانہ اقدام ہی مدافعت ہے - آسٹریلیا امریکہ کے مغربی ساحل اور جاپان کے درمیان آخری قلعہ ہے - میں اپنے ملک کی طرف سے یقین کے ساتھ کہتا ہوں - کہ آسٹریلیا میں ہمیشہ آسٹریلیا کی حکومت اور آسٹریلین قوم آباد رہے گی - ہماری ہمت بہت قوی اور حوصلے بہت بلند ہیں -

نیویارک - ۱۴ مارچ - امریکن فوجیں آسٹریلیا پہنچ گئی ہیں - امریکن اخباروں نے اس خبر کو بہت اہمیت دی ہے -

ماسکو - ۱۴ مارچ - رُوس کے نئے تربیت یافتہ ڈویژن سائبیریا اور اولگا کے علاقوں میں سے محاذ کی طرف بڑھ رہے ہیں - اور اب اس محاذ پر روس کی کثیر التعداد فوجیں اکٹھی ہو گئی ہیں - اس کے مقابلہ میں جرمنوں کی کمک پریشانی کی حالت میں پہنچ رہی ہے - جرمنی کی جو فوجیں یورپ کے مقبوضہ علاقوں میں موجود تھیں انہیں میدان جنگ میں جھونک دیا گیا ہے - جرمنوں نے "سٹاریا روسا" میں گھری ہوئی فوجوں کو ہوائی جہازوں سے جو امداد پہنچانے کی کوشش کی تھی - وہ ناکام بنا دی گئی - روسی ہوائی فوج باقاعدگی سے دشمن کے جہازوں کو تباہ کر رہی اور جرمن ہوابازوں کو گرفتار کر کے لا رہی ہے -

لنڈن - ۱۴ مارچ - "لنڈن ٹائمز" کا نامہ نگار مغربی صحرا سے لکھتا ہے - کہ آج کل یہاں ہوائی جہازوں کی شدید لڑائیاں ہو رہی ہیں - طرفین کی پیادہ فوجیں آرام کر رہی ہیں -

ہوابازوں کو جب بھی موقع ملتا ہے وہ راستوں اور فوجی ٹھکانوں پر بم برساتے ہیں - تاکہ فوجی سامان اگلے مورچوں تک نہ پہنچنے پائے - برطانی ہواباز بن غازی پر زبردست بمباری کر رہے ہیں - اسی طرح جرمن طیارے ہر روز طبروق پر بم برساتے ہیں -

بمبئی - ۱۴ مارچ - جنرل چیانگ کائی شیک نے کل رات آزاد چین کی شہری آبادی اور فوجوں کے نام ایک پیغام براڈکاسٹ کیا - جس میں بتایا کہ دشمن پر کاری وار کرنے کا وقت آگیا ہے - اور جلد ہی ظالم کی طاقت کا زوال شروع ہو جائے گا - فتح آخر اتحادی طاقتوں کی ہی ہوگی - لیکن فتح حاصل کرنے سے پہلے ہمیں ایک طویل جنگ اور متعدد قربانیوں کیلئے تیار رہنا چاہیئے - اسوقت جاپانی فوجیں وسیع سمندر پر پھیلی ہوئی ہیں - ان پر حملہ کرنے کا وقت آن پہنچا ہے -

دہلی - ۱۴ مارچ - ہز ایکسیلنسی جنرل ویول کمانڈر انچیف افواج ہند نے ہندوستان کے دفاعی انتظامات اور تیاریوں کے متعلق ایک تقریر میں کہا - خشکی - تری اور فضاء میں جاپانیوں کے متوقع حملہ کی مزاحمت کیلئے اطمینان بخش انتظامات تیزی سے کئے جا رہے ہیں - جاپان کے روس پر حملہ کے متعلق آپ نے کہا - کہ جب تک جاپان کو رُوس پر جلد اور سہل الحصول فتح کا یقین نہ ہو - جاپانی روس پر حملہ نہ کریں گے - نیز جنگ کی صورت میں جاپان میں فضائی حملے بھی شروع ہو جائیں گے - رنگون میں ناکامی کی وجہ یہ ہوئی - کہ جاپانی اُمید سے زیادہ تیزی کے ساتھ آگے بڑھے اور ہماری فوج کی کمک پہنچنے میں توقع سے زیادہ تاخیر ہو گئی -

کینبرا - ۱۴ مارچ - آسٹریلیا کے وزیر فوج نے اعلان کیا - کہ ملایا کی جنگ میں آسٹریلیا کے ۱۶۷۴۴ افراد سپاہی ہلاک - مجروح - اور اسیر ہوئے - بیشتر تعداد ان سپاہیوں کی ہے جو قید ہوئے -

ماسکو - ۱۴ مارچ - روس کی سرکاری ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ فرانس مقبوضہ اور غیر مقبوضہ میں ساری فیکٹریاں جرمنی کے لئے اسلحہ سازی کا کام کر رہی ہیں - فرانس میں مزدوروں کی لام بندی جاری ہے - جن فیکٹریوں نے جرمنی کے لئے کام کرنا منظور نہیں کیا - انہیں بند کر دیا گیا ہے تاکہ آدمیوں کو دوسری جگہ لگایا جا سکے - وشی گورنمنٹ نے جرمنی کے ساتھ معاہدہ کیا ہے - کہ پچاس فیصدی موٹریں جرمنی کو مہیا کی جائینگی - فرانس جرمنی کو اڑتالیس ہزار ٹرک سالانہ مہیا کرتا ہے -

لاہور - ۱۴ مارچ - روشنی پر پابندیوں کا تجربہ سارے صوبہ میں کیا جا رہا ہے - یہ تجربہ ۱۸ مارچ کی رات تک رہیگا - موجودہ انتظامات کے ماتحت بازاروں میں روشنی بند رہے گی - اور گھروں میں اُسے اس طرح سے ڈھانپ دیا جائے - کہ باہر روشنی نہ دکھائی دے گاڑیوں اور سائیکلوں کی روشنی کو بھی ڈھانپ کر گذرنا چاہیئے -

کراچی - ۱۴ مارچ - ریاست خیرپور میں ڈاکوؤں اور پولیس میں ایک زبردست تصادم ہوا - جس میں مسٹر غلام رسول شاہ صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس اور چار مسلح کانسٹیبل ہلاک ہو گئے - نیز چار ڈاکو بھی ہلاک اور چند ایک زخمی ہوئے -

لاہور - ۱۴ مارچ - آج پنجاب یونیورسٹی کے سامنے میٹرک کے طلباء نے مظاہرہ کیا - ان کا مطالبہ تھا - کہ حساب کا پرچہ بہت مشکل ہے - اس لئے دوبارہ امتحان لیا جائے - چانسلر پنجاب یونیورسٹی نے ان کے پروٹسٹ پر غور کرنے کا وعدہ کیا -

نئی دہلی - ۱۴ مارچ - حکومت ہند نے ہوائی حملوں کی صورت میں آتشزدگی سے بچاؤ کے لئے نئے ڈیفنس رولز بنائے ہیں - جن کی رُو سے مرکزی یا صوبائی حکومتوں کو اختیار ہوگا - کہ ایسی عمارتیں حاصل کر سکے - جہاں سے حملہ کا پتہ لگانا ممکن ہو - نیز کسی علاقہ کے لوگوں کو ہدایت کی جا سکتی ہے کہ وہ اپنے حلقہ میں آگ سے بچاؤ کا انتظام خود کریں - نیز افسروں کو ضروری انتظامات کرنے کا اختیار دیا جا سکتا ہے - ان انتظامات کا خرچ لوگوں سے وصول کیا جا سکے گا -

لاہور - ۱۴ مارچ - حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے - کہ بعض اخبارات میں شیخوپورہ کی ایک اطلاع شائع ہوئی تھی - کہ وہاں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے زمینداروں کو اپنے مویشیوں کو کھلانے کے لئے ہری فصل گندم کاٹنے کی ممانعت کی ہے - یہ رپورٹ بالکل بے بنیاد ہے - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع شیخوپورہ یا کسی اور جگہ کوئی ایسا حکم جاری نہیں کیا -

لاہور - ۱۴ مارچ - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ عوام میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ ۱۵ مارچ سے ۱۸ مارچ تک روشنی پر جو پابندیاں عائد کی جائیں گی - اس سے مراد "بلیک آؤٹ" ہے - ان پابندیوں کا یہ مطلب نہیں کہ تمام روشنیاں بجھا دی جائیں، انہیں صرف ڈھانپا جائے گا -

پشاور - ۱۴ مارچ - گورنر صاحب نے صوبہ سرحد کے ۱۶ سال اور ۴۰ سال کے درمیان صحت مند لوگوں سے زخمی سپاہیوں کے علاج کے لئے تازہ خون دینے کی درخواست کی ہے - اس سے زخمیوں کو جلدی صحت ہوگی - گورنر صاحب نے فرمایا - کہ اس قربانی سے نہ آپ کے خون میں کمی آئیگی - اور نہ کوئی تکلیف محسوس ہوگی -

بمبئی - ۱۴ مارچ - محکمہ تار کا ایک اعلان مظہر ہے - کہ مانڈلے کے ساتھ ناقص ذریعہ مواصلات کے باعث کل ہندوستان سے اپر برما کو بھیجے جانے والے تاروں میں زیادہ تاخیر ہونے کا امکان ہے -

لنڈن - ۱۴ مارچ - طاس ایجنسی کی ایک خبر مظہر ہے کہ روس میں جنوبی مورچہ پر جو خارکوف سے ٹاگن روگ اور بحیرہ اسود تک پھیلا ہوا ہے - سخت لڑائی ہو رہی ہے - مارشل ٹموشنکو کی فوجوں نے کئی جگہ دشمن کی اہم مدافعتی لائن کو توڑ دیا ہے - اور مغرب کی طرف رُوسی فوجیں آگے بڑھتی جا رہی ہیں +

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر: - غلام نبی